بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ✦ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳ | منگل ۲ ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ ؛ ۳۱ وفا ۱۳۶۳ ہش ؛ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۷۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۰ وفا / جولائی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

# روزِ روشن کے ظہور سے پہلے ضرور ہے کہ خدا کے فرستادوں پر سخت آزمائشیں وارد ہوں

## ابتلا اس لیے نازل ہوتا ہے تا اللہ تعالیٰ برگزیدہ قوم کو قبولیت کے مینار تک پہنچاوے

یہی سنت اللہ ہے جو قدیم سے خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے:

"روزِ روشن کے ظہور سے پہلے ضرور ہے کہ خدائے تعالیٰ کے فرستادوں پر سخت سخت آزمائشیں وارد ہوں اور ان کے پیرو اور تابعین بھی بخوبی جانچے اور آزمائے جائیں تا خدا تعالیٰ سچوں اور کچوں اور ثابت قدموں اور بزدلوں میں فرق کر کے دکھلا دیوے: ؎

عشق اول سرکش و خونی بود — تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

ابتلاء جو اوائل حال میں انبیاء اور اولیاء پر نازل ہوتا ہے اور باوجود عزیز ہونے کے ذلت کی صورت میں ان کو ظاہر کرتا ہے اور باوجود مقبول ہونے کے کچھ مردود سے کر کے ان کو دکھاتا ہے۔ یہ ابتلا اس لئے نازل نہیں ہوتا کہ ان کو ذلیل اور خوار اور تباہ کرے یا صفحۂ عالم سے ان کا نام و نشان مٹا دیوے کیونکہ یہ تو ہرگز ممکن ہی نہیں کہ خداوند عزّ و جلّ اپنے پیار کرنے والوں سے دشمنی کرنے لگے اور اپنے سچے اور وفادار عاشقوں کو ذلت کے ساتھ ہلاک کر ڈالے بلکہ حقیقت میں وہ ابتلاء کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند مینار تک پہنچا دے اور الٰہی معارف سے باریک دقیقے ان کو سکھا دے۔ یہی سنت اللہ ہے جو قدیم سے خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے۔ زبور میں حضرت داؤدؑ کی ابتلائی حالت میں عاجزانہ نعرے اس سنت کو ظاہر کرتے ہیں اور انجیل میں آزمائش کے وقت میں حضرت مسیحؑ کی غریبانہ تضرعات اسی عادت اللہ پر دال ہیں اور قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں جناب فخر الرسلؐ کی عبودیت سے ملی ہوئی ابتہالات اسی قانون قدرت کی تصریح کرتے ہیں اگر یہ ابتلا درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء ان مدارج عالیہ کو ہرگز نہ پا سکتے کہ جو ابتلاء کی برکت سے انہوں نے پا لئے۔"

(سبز اشتہار ص ۱۱-۱۳)

## وفاقی شرعی عدالت کی کارروائی

### پٹیشن کی سماعت ۱۲ ویں روز بھی جاری رہی

لاہور ۳۰ جولائی۔ وفاقی شرعی عدالت کے رجسٹرار نے آج جو پریس ریلیز جاری کیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ شرعی عدالت کے فل بنچ نے آج ۱۲ ویں روز بھی لاہور ہائیکورٹ کی عمارت میں سماعت کرتے ہوئے جناب مجیب الرحمٰن صاحب اور دیگر تین افراد اور کیپٹن ریٹائرڈ عبد الواجد صاحب آف لاہوری گروپ کی ان درخواستوں کی سماعت جاری رکھی جن میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں صدارتی آرڈیننس کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دینے کو کہا گیا ہے کہ یہ قانون قرآن کریم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ہے۔

شرعی عدالت کا فل بنچ مسٹر جسٹس آفتاب حسین چیف جسٹس، مسٹر جسٹس فخر عالم، مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق، مسٹر جسٹس مولانا ملک غلام علی اور مسٹر جسٹس مولانا عبد القدوس قاسمی پر مشتمل ہے۔ مولانا محمد اشرف صدر شعبہ عربی پشاور یونیورسٹی نے آج اپنے کل کے باقی ماندہ دلائل ۴۰-۱۰ پر مکمل کئے۔ ان کے علاوہ علامہ مرزا محمد یوسف جیورسٹ نے خطاب کیا۔ پونے ۱۲ بجے جناب مجیب الرحمٰن صاحب کو جو پٹیشن نمبر ۱۷/۱ آف ۱۹۸۴ء کے درخواست گزاروں میں شامل ہیں کو دعوت دی گئی۔ جنہوں نے ۱½ بجے تک اپنے باقی ماندہ دلائل جاری رکھے۔ وہ کل بھی اپنے دلائل جاری رکھیں گے۔ حاجی شیخ غیاث محمد سینئر ایڈووکیٹ لور ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی جیورسٹ ایڈووکیٹ وفاقی حکومت کی طرف سے پیش ہوئے۔ مختلف مکاتب فکر کے سرکردہ علماء اور اہم وکلاء کی ایک بڑی تعداد سماعت کے دوران کمرۂ عدالت میں موجود تھی۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ منافع اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲ ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ
۳۱ وفا ۱۳۶۳ ہش

# قبولیتِ دُعا کا حظ پانے کیلئے انتہائی سازگار ماحول

ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں کہ نماز کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات کا راز اس امر میں مضمر ہے کہ نماز بجائے خود از اوّل تا آخر بہت ہی جامع دعاؤں پر مشتمل ہوتی ہے اور پھر اس میں رکوع و سجود، قعدہ و قیام اپنی حاجات کے لئے دعائیں کرنے کے مواقع میسر آتے ہیں۔ مزید برآں فی الوقت ہم اس امر کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ نماز میں جو دعائیں کی جاتی ہیں وہ بدرجہ اولیٰ قبول ہوتی ہیں۔ اس لئے کہ نماز میں قبولیتِ دعا کی جملہ شرائط کے پورا ہونے کے مواقع از خود موجود ہوتے ہیں۔ اگر نماز حضورِ قلب سے ادا کی جائے تو وہ کیفیت اور وہ ماحول بآسانی میسر آسکتا ہے جو قبولیتِ دعا کا حظ پانے کے لئے ازحد سازگار ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر مضطر جب اضطرار کے عالم میں اپنی بے بسی اور لاچاری خدا کے حضور پیش کر کے اس سے مدد کی درخواست کرتا اور اپنی حاجت براری کے لئے ملتجی ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ ایسے مضطر کی دعا کو ضرور قبولیت کے شرف سے نوازتا ہے جیسا کہ آیۂ کریمہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ (النمل آیت ۶۳) سے ظاہر ہے۔

اسی طرح تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دعا بھی جنابِ الٰہی میں قبولیت کا درجہ پاتی ہے۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ تلقین کی ہے کہ وہ گریہ و زاری اور کمال درجہ عاجزی کے ساتھ اپنے رب کو اپنی مدد کے لئے پکاریں اور اس سے اپنی حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے التجا کریں جیسا کہ وہ فرماتا ہے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً (الاعراف آیت ۵۶)

پھر احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تحمید و تمجید کرنے، سورۃ الفاتحہ کی آیات تلاوت کرنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد جو دعا کی جائے اسے بھی خدا تعالیٰ قبول فرما کر دعا کرنے والے کی مراد اسے عطا کر دیتا ہے۔ مثال کے طور پر حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلْیَبْدَأْ بِتَحْمِیْدِ رَبِّهٖ سُبْحَانَهٗ وَالثَّنَاءِ عَلَیْهِ، ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَآءَ (ابوداؤد)

جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے پروردگار سبحانہٗ وتعالیٰ کی حمد اور اس کی ثناء کے ساتھ ابتدا کرے۔ پھر اپنے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو کچھ چاہے دعا کرے (اگر وہ ایسا کرے گا تو ایسی دعا قبولیت کا درجہ پائے گی)

اسی طرح ایک اور حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ سجدہ کی حالت میں جو دعا کی جائے وہ بھی قبول کی جاتی ہے چنانچہ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اَقْرَبُ مَا یَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوْا الدُّعَآءَ (مسلم)

انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہو۔ اس لئے (اگر چاہتے ہو کہ تمہاری دعائیں قبول ہوں تو) سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

قبولیت دعا کی ان تمام شرائط اور آداب کی روشنی میں جب ہم نماز کے ارکان اور اس کے دوران انسان کو میسر آنے والے ماحول اور اس پر وارد ہونے والی کیفیات کا جائزہ لیتے ہیں تو صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ اگر نماز کو خاص تعہد حضورِ قلب اور اس کی پوری شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے اور پھر اس میں اور بالخصوص سجدوں میں دعائیں کی جائیں تو وہ بدرجہ اولیٰ قبول ہوں گی۔ نماز کو حضورِ قلب سے ادا کرنے کے نتیجہ میں اضطراری حالت کا پیدا ہونا تضرّع اور ابتہال کی کیفیت کا وارد ہونا تسبیح و تحمید کا زبان پر جاری ہونا اور پورے خلوص دل کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا ایک قدرتی امر ہے۔ اس حالت اور کیفیت کے وقت جو دعائیں کی جائیں گی وہ کیوں قبول نہ ہوں گی۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ نماز کی انقلاب انگیز تاثرات اور عظیم الشان برکات کی ایک بہت اہم وجہ یہ بھی ہے کہ نماز میں نہ صرف دعائیں کرنے کی توفیق ملتی ہے بلکہ اس میں قبولیتِ دعا کا حظ عطا کرنے والا ماحول بھی میسر آتا ہے۔ اسی لئے نماز میں جو دعائیں کی جائیں وہ بدرجہ اولیٰ قبولیت کا درجہ پاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں آپ پر) نے نماز کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

(۱) "یہ جو نماز پڑھی جاتی ہے اس میں بھی ایک طرح کا اضطراب ہے۔ کبھی کھڑا ہونا پڑتا ہے، کبھی رکوع کرنا پڑتا ہے، کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے اور پھر طرح طرح کی احتیاطیں کرنی پڑتی ہیں۔ مطلب یہی ہوتا ہے کہ انسان خدا کے لئے دکھ اور مصیبت کو برداشت کرنا سیکھے۔ ورنہ ایک جگہ بیٹھ کر بھی تو خدا کی یاد ہو سکتی تھی پر خدا نے ایسا منظور نہیں کیا۔ صلوٰۃ کا لفظ ہی سوزش پر دلالت کرتا ہے۔ جب تک انسان کے دل میں ایک قسم کا قلق اور اضطراب نہ پیدا ہو اور خدا کے لئے اپنے آرام کو نہ چھوڑے تب تک کچھ بھی نہیں۔"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۶ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

(۲) "وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے وہ اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح ہر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں۔ اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضورِ الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۶ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۰ء)

---

# نماز اور دعا

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"نماز اصل میں دعا ہے۔ نماز کا ایک ایک لفظ جو انسان بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں، مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں، میں بہت رحم کرتا ہوں، بیکسوں کی امداد کرتا ہوں لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گزرتا ہے اور اس کی ندا کی پروا نہیں کرتا، نہ اپنی مشکل بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعہ تاریخ

## مامورین الٰہی کی انتہائی شدید مخالفت اور اس کا

# عبرتناک انجام

قسط نمبر ۱

مکرم سراج الحق قریشی
ایم اے - ربوہ

"ابتدائے آفرینش سے ہی یہ سنت اللہ جاری وساری ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ انبیاء و مرسلین علیہم السّلام اور ان پر ایمان لانے والے مومنوں کے ایمان اور اخلاص کی آزمائش، خطرناک ابتلاؤں اور شدید امتحانوں کی صورت میں فرماتا ہے۔ تاریخ ادیانِ عالم اور قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی اس قدیم سنت پر گواہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السّلام سے لیکر نبی آخر الزماں، سید المرسلین حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی انبیاء مبعوث ہوئے۔ ان سب انبیاء علیہم السّلام اور ان کے ماننے والوں کو ابتلاؤں و آزمائش کے خطرناک طوفانوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مخالفوں نے ہمیشہ ہی ان کے خلاف کذب وافترا اور دجل وفریب سے کام لے کر نوعِ انسانی کو ان کے خلاف بھڑکایا۔ اور اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ انبیاء کو نعوذ باللہ گمراہ۔ کافر، کاذب جادوگر۔ مجنون، پاگل اور بے دین قرار دے کر قوم کی اکثریت کو نہ صرف ان کا دشمن بنا دیا بلکہ عوام الناس میں ان کے خلاف شدید نفرت اور حقارت پیدا کر کے اُن کے اپنے ملکوں اور شہروں میں زندہ رہنے اور زندگی گزارنے کے حق سے محروم کر دیا گیا۔ ان کے خلاف قتل کی سازشیں کی گئیں، مومنوں پر مظالم و مصائب کے پہاڑ توڑے گئے اور انہیں اس امر پر مجبور کر دیا گیا کہ وہ اپنے محبوب وطنوں سے ہجرت کر جائیں۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ایسے واقعات بلا استثناء ہر نبی اور ہر رسول کو پیش آئے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ ابتلاء و آزمائش خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کے لیے سزا و عقوبت یا عذاب نہیں تھی۔ اگرچہ ان کے دشمن اپنے زعم باطل میں ایسا ہی خیال کرتے تھے۔ وہ انبیاء اور مومنوں کو مصائب کے ان طوفانوں میں دھکیل کر ان کو مختلف قسم کی تکالیف اور اذیتیں پہنچا کر ان کو استہزاء اور تمسخر کا نشانہ بناتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ الزخرف میں فرماتا ہے۔

وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ۝ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ (الزخرف آیت ۷-۸)

"اور ہم نے پہلی قوموں میں بہت سے نبی بھیجے ہیں۔ اور ان کے پاس کوئی نبی نہ آتا تھا، مگر وہ اس کے ساتھ ہنسی کرتے تھے"۔

لیکن آفرین ہے خدا تعالیٰ کے انبیاء و مرسلین اور ان کی جماعتوں اور مومنوں پر کہ ان تمام ابتلاؤں اور آزمائشوں میں وہ ہمیشہ ثابت قدم رہے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق صبر و استقلال کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور خدا تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لیے ہر قسم کی قربانی پیش کر کے اپنے قول اور عمل سے اپنے خدا کے حضور یہ نذرانہ پیش کیا کہ

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

خدا تعالیٰ کے ان بندوں نے کبھی بھی اپنے خدا کے دامن کو نہ چھوڑا، وہ خدا تعالیٰ کی ہر تقدیر پر راضی تھے، ان کی زبانوں پر ہمیشہ یہ الفاظ تھے۔

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو۔

وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان

"وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ"

کے مطابق اپنے رب کے حضور صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ اس کی مدد کے طالب رہے۔ اور یہ بھی تو ایک حقیقت ہے کہ صادق الوعد خدائے قادر و توانا نے اپنے ان برگزیدہ بندوں کو اپنے وعدہ

"كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي" (المجادلۃ: ۲۱)

کے مطابق، ان کے دشمنوں پر ان کو غلبہ عطا فرمایا اور کتب شریعت اور تاریخ ادیانِ عالم اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ہی اپنے مخالفوں پر غالب آئے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہی اپنے مومن بندوں کی اپنے وعدوں کے مطابق مدد فرمائی ——— اور ان کو دشمنوں کے مظالم اور مصائب سے نجات دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝"

"اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے" (الروم ۴۸)

اسی طرح فرمایا:-

ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(یونس آیت: ۱۰۴)

"پھر ہم نجات دیتے رہیں اپنے رسولوں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے۔ اسی طرح ہم پر مومنوں کو نجات دینا فرض ہے"۔

اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السّلام اور ان کی جماعتوں کی مخالفت عوام و خواص سب ہی نے کی۔ انبیاء کے ماننے والے ابتداء میں ہمیشہ ہی اقلیت میں تھے۔ اور ان کے مخالفین اکثریت میں۔ سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ حضرت نوحؑ حضرت ہودؑ۔ حضرت صالحؑ۔ حضرت لوطؑ اور حضرت شعیبؑ علیہم السّلام کے ذکر کے بعد فرماتا ہے۔

تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَائِهَا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ۝ وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ ۖ وَإِن وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ۝

(الاعراف آیت ۱۰۲ تا ۱۰۳)

"یہ ایسی بستیاں ہیں جن کی خبریں ہم تجھے سناتے ہیں۔ اور ان کے پاس ان کے رسول نشان لے کر آئے تھے۔ مگر وہ ایمان نہ لائے کیونکہ وہ ابتداء میں انکار کر چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح کافروں کے دل پر مہر لگاتا ہے۔ اور ہم نے ان میں سے اکثر کو عہد کا پابند نہیں پایا بلکہ ہم نے یقیناً اُن میں سے اکثر کو فاسق ہی پایا۔

بلاشبہ اکثریت نے ہمیشہ ہی انبیاء علیہم السّلام کی شدید مخالفت کی اور ان کو ان کے ماننے والوں کو کمزور اور قلیل سمجھ کر ان کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ

"إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝"

(المومن آیت ۵۲)

"یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اس دنیا میں بھی ضرور مدد کریں گے۔ اور اس دن بھی جبکہ گواہ کھڑے ہوں گے"۔

کے مطابق اپنے انبیاء اور مومنوں کی مدد فرمائی اور

"كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ" (البقرۃ ۲۵۰)

کے تحت ان قلیل التعداد مومنوں کو اکثریت پر غلبہ عطا فرمایا۔

قرآن کریم میں مذکور انبیاء علیہم السلام کی تکذیب، تکفیر، مخالفت، استہزاء اور ان پر مظالم و مصائب کے واقعات اور بالآخر طاقتور دشمنوں کے مقابل پر ان کی فتح و نصرت اور دشمنوں کی ناکامی اور نامرادی اور تباہی کے واقعات و نشانات دیباچہ تھے۔ ان سخت ترین ابتلاؤں اور مظالم و شدائد کا، جو آقائے دوجہاں، نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ماننے والوں پر آپؐ کے دشمنوں اور مخالفین دین حق کی طرف سے کیے جاتے تھے۔ چنانچہ جب فخر کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل تجلیات کا ظہور فرمایا۔ تو تمام طاقتیں آپؐ کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئیں اور معاندین (دین حق) نے تکذیب، تکفیر اور ایذاء رسانی کا ہر وہ حربہ آنحضرت صلعم اور آپؐ کے ماننے والوں کے خلاف استعمال کیا جو اس سے قبل مختلف انبیاء علیہم السّلام کے دشمن ان کے خلاف اپنے اپنے وقتوں میں استعمال کر چکے تھے۔

چنانچہ مکہ کی سرزمین کمزور اور قلیل التعداد مومنوں کے لیے ظلم و سفاکی سے دہکتا ہوا آگ کا سمندر بن گئی۔ قریش کمزور اور غریب مومنوں پر اس قسم کے جور و ستم ڈھاتے کہ ان کو پڑھ کر آج بھی روح کانپ اٹھتی ہے۔ جب عرب کی تیز دھوپ، ریتلی اور سنگلاخ زمین کو آگ کی بھٹی میں بدل دیتی تو وہ ان غریبوں کو اس پر لٹاتے۔ چھاتی پر بھاری پتھر رکھ دیتے لوہے کو آگ پر گرم کر کے ان کے جسموں کو داغتے۔ گلے میں رسی ڈال کر ان کو گھسیٹتے۔

حضرت خباب بن الارت کو قریش طرح طرح کی تکلیفیں دیتے۔ کوئلے جلا کر زمین پر بچھاتے اور ان کو ان پر چت لٹا دیتے اور ایک شخص چھاتی پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہو جاتا تاکہ کروٹ نہ بدل سکیں۔ یہاں تک کہ کوئلے پیٹھ کے نیچے پڑے پڑے ٹھنڈے ہو جاتے۔ حتیٰ کہ آپ کی پیٹھ برص کے داغ کی طرح سفید ہو گئی۔

(طبقات ابن سعد جلد سوم تذکرہ خبابؓ)

حضرت بلال کو اُمیہ بن خلف جب ٹھیک دوپہر ہو جاتی تو ان کو جلتی ریت پر لٹاتا اور پتھر کی چٹان سینہ پر رکھ دیتا کہ جنبش نہ کرنے پائیں۔ اس وقت بھی ان کی زبان سے اَحَدٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"احد" کا لفظ ہی نکلتا - جب آپ کسی طرح متزلزل نہ ہوتے تو گلے میں رسی باندھ دیتا اور لونڈوں کے حوالے کر دیتا - وہ ان کو شہر میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک گھسیٹتے پھرتے - لیکن آپؓ کی ایک ہی رٹ تھی - احد احد -

(سیرۃ النبی شبلی نعمانی جلد ۱ صفحہ ۲۱۴)

حضرت عمار بن یاسرؓ کو قریش اس قدر مارتے کہ وہ بیہوش ہو جاتے، حضرت سمیہؓ حضرت عمارؓ کی والدہ تھیں - ان کو ابو جہل نے اسلام لانے کے جرم میں برچھی ماری اور وہ شہید ہو گئیں ان کے والد حضرت یاسرؓ بھی کافروں کے ہاتھوں اذیت اٹھاتے اٹھاتے شہید ہوئے -

قریش کے اس المناک ظلم و ستم سے کمزور اور بے کس مومنوں کی طرح صاحب جاہ و عزت صحابہؓ بھی محفوظ نہ تھے - حضرت ابو بکرؓ جاہ و اقتدار میں دیگر رؤسائے قریش سے کم نہ تھے لیکن آپؓ بلند آواز سے قرآن کریم نہیں پڑھ سکتے تھے - اس جرم میں قریش نے ایک مرتبہ آپ کو مارا بھی - اس وقت حرم کعبہ میں کوئی شخص بلند آواز سے قرآن نہیں پڑھ سکتا تھا - حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ جب اسلام لائے تو انہوں نے کہا کہ میں اس فرض کو پورا کروں گا - لوگوں نے منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے - حرم میں گئے اور مقام ابراہیمؑ کے پاس کھڑے ہو کر سورۃ الرحمٰن پڑھنا شروع کی - کفار ہر طرف سے ٹوٹ پڑے اور ان کے منہ پر طمانچے مارنے شروع کر دیئے -

(سیرۃ النبیؐ شبلی نعمانی جلد ۱ صفحہ ۲۱۷)

حضرت عثمانؓ بھی قریش میں صاحب جاہ و اعزاز تھے - جب آپ اسلام لائے تو ان کے چچا نے ان کو رسی سے باندھ کر مارا - حضرت زبیرؓ بن عوامؓ کو ان کا چچا چٹائی میں لپیٹ کر ان کی ناک میں دھواں دیتا تھا -

صحیح بخاری میں ہے کہ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تو ایک ہنگامہ برپا ہو گیا - اتفاق سے عاص بن وائل آ نکلا - اس نے پوچھا کیا ہنگامہ ہے؟ لوگوں نے کہا! عمرؓ مرتد ہو گئے -

(صحیح بخاری باب اسلام عمر بن الخطابؓ)

قریش کے اس ظلم و ستم کا سب سے زیادہ نشانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی مشرکین مکہ، رؤسائے قریش اور معاندین دین حق نے آنحضرت صلعم کی اس قدر شدید مخالفت کی کہ اس کی مثال نہیں ملتی - دشمنوں نے آپؐ کے خلاف بدکلامی، بدتمیزی اور بے حیائی کی انتہا کر دی - آپؐ کی ذات اقدس پر انتہائی رکیک حملے کئے - آپؐ کو نعوذ باللہ کافر، کذاب مفتری، جادوگر، مجنون اور صابی یعنی بے دین قرار دیا گیا - دشمنان حق آپؐ کی راہ میں کانٹے بچھاتے - نماز پڑھتے وقت ہنسی اڑاتے سجدہ میں آپؐ کی گردن پر اوجھڑی لا کر رکھ دیتے - نماز میں قرآن کریم زور سے پڑھتے تو قرآن، قرآن لانے والے رسولؐ اور قرآن کے اتارنے والے (خدا) کو گالیاں دیتے -

(صحیح بخاری باب الطہارۃ)

ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حرم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ نے آپؐ کی گردن میں چادر لپیٹ کر نہایت زور سے کھینچی - اتفاقاً حضرت ابو بکرؓ آ گئے اور آپؐ کا شانہ پکڑ کر عقبہ کے ہاتھ سے چھڑایا -

(بخاری باب مالقی النبی واصحابہ بمکۃ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی مجلس میں دعوت الی الحق کا وعظ فرماتے تو ابو لہب جو آپؐ کے ساتھ ساتھ رہتا تھا، برابر یہ کہتا جاتا کہ یہ جھوٹ کہتا ہے ایک دفعہ آپؐ بازار "ذوالمجاز" میں گئے اور مجمع میں گھس کر لوگوں سے کہا کہ لا الٰہ الا اللہ کہو - ابو جہل آپؐ پر خاک پھینکتا جاتا تھا اور کہتا تھا کہ اس کے فریب میں نہ آنا - یہ چاہتا ہے کہ تم لات و عزیٰ کی پرستش چھوڑ دو -

(مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۶۳)

قریش مکہ نے لوگوں کو دین حق سے برگشتہ کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جادوگر اور مجنون کے علاوہ نعوذ باللہ مرتد بھی مشہور کیا - چنانچہ جب حضرت ابو ذر غفاریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال سنا تو اپنے بھائی کو بھیجا کہ صحیح خبر لائیں - وہ مکہ میں آئے اور آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن مجید کی سورتیں سنیں - واپس جا کر حضرت ابو ذرؓ سے کہا "کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کو لوگ مرتد کہتے ہیں وہ مکارم اخلاق سکھاتا ہے اور جو کلام سناتا ہے وہ شعر نہیں کوئی اور چیز ہے -"

(سیرۃ النبیؐ - شبلی نعمانی جلد ۱ صفحہ ۱۸۲)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ "ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبۃ اللہ کے پاس نماز ادا فرما رہے تھے - ابو جہل اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے ..... ابو جہل بولا کوئی ہے جو بنی فلاں کی اونٹنی کا بوجھ اٹھا لائے - اور جب محمدؐ سجدے میں جائے تو اس کی پیٹھ پر ڈال دے؟ یہ سن کر ایک بدبخت (عقبہ بن ابی معیط جیسا کہ دوسری روایت سے ظاہر ہے ناقل) اٹھا اور جا کر لے آیا - جب حضورؐ سجدے میں گئے تو اس اوجھڑی کو حضور اکرمؐ کی پشت پر ڈال دیا اور وہ سب اس قدر ہنسے کہ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے ..... حضرت فاطمہؓ آئیں اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ پر سے اس اوجھڑی کو ہٹایا اور قریش مکہ کو برا بھلا کہنا شروع کیا - جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کر چکے تو بآواز بلند ان کے لئے دعا فرمائی ..... تین بار فرمایا -

"اللھم علیک بقریش" "اے اللہ قریش کی گرفت فرما" جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز کو سنا تو ان کی ہنسی بند ہو گئی اور وہ آپؐ کی اس دعا سے ڈر گئے پھر آپؐ نے فرمایا:-

اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ وَعُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَۃَ وَاُمَیَّۃَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ .....

اے اللہ ابو جہل کو - عتبہ بن ربیعہ کو، شیبہ بن ربیعہ کو، ولید بن عتبہ کو امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اپنی گرفت میں لے لے -"

اس کے بعد قسم ہے جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا - حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن جن لوگوں کے نام لئے تھے ان سب کو کشتہ حالت میں دیکھا پھر ان سب کو گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں (گڑھے) میں ڈال دیا گیا -" ابن مسعودؓ ساتویں شخص کا نام بھول گئے لیکن بخاری کی روایت کے مطابق ساتواں شخص عمارہ بن ولید تھا -

(صحیح مسلم شرح امام نوویؒ باب مالقی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اذی المشرکین والمنافقین)

ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرم کعبہ میں جا کر توحید کا اعلان کیا - کفار کے نزدیک یہ حرم کی سب سے بڑی توہین تھی - اس لئے دفعتاً ایک ہنگامہ برپا ہو گیا اور ہر طرف سے لوگ آپؐ پر ٹوٹ پڑے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حبیب حارثؓ بن ابی ہالہ گھر میں تھے - وہ دوڑے ہوئے آئے اور آپؐ کو بچانا چاہا - لیکن ہر طرف سے تلواریں ان پر پڑیں اور وہ شہید ہو گئے - یہ اسلام کی راہ میں پہلا خون تھا جس سے زمین رنگین ہوئی - (سیرت النبی شبلی نعمانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۶)

کتب تاریخ اور کتب احادیث اس امر پر شاہد ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت انفرادی طور پر بھی ہوئی اور اجتماعی طور پر بھی - عوامی سطح پر بھی ہوئی اور رؤسا مکہ و سرداران قریش نے بھی آپؐ کی مخالفت کی - آپؐ کا انکار اور مخالفت کرنے والوں میں - ولید - عتبہ شیبہ - امیہ اور نضر بن الحارث اور ابو جہل جیسے پڑھے لکھے، انتہائی زیرک، دانشمند صاحب عقل و فہم اور ایسے بہادر جرنیل بھی تھے جن کی بہادری عرب میں مسلم تھی - لیکن اس کے ساتھ ہی آپؐ کی مخالفت آپؐ کے اہل خاندان نے بھی کی اور ان میں سب سے بڑا دشمن ابو لہب تھا جو کہ آپ کا حقیقی چچا بھی تھا -

مشرکین مکہ اور رؤسائے قریش کی طرف سے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شدید مخالفت انفرادی طور پر جاری تھی وہاں آپؐ کی مخالفت میں مکہ کے سردار بھی کسی سے کم نہ تھے - عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس وقت عرب میں کوئی حکومت نہ تھی لیکن حقیقت یہ ہے سرزمین عرب میں اس وقت بھی مکہ میں ایک ریاست موجود تھی اور اس ریاست پر خاندان قریش سالہا سال سے حکمران تھا - قریش خانہ کعبہ کے متولی تھے اور یہی لوگ ریاست مکہ کے روحانی، اقتصادی اور سیاسی امور کے نگران تھے - اس ریاست کے باقاعدہ شعبہ جات بھی تھے اور قریش کے مختلف قبائل ان شعبہ جات کے نگران تھے - قریش میں سے پہلا شخص جس نے اس ریاست کی بنیاد رکھی وہ قصی بن کلاب تھا - جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جد امجد تھا - عام الفیل یعنی جس سال ابرہہ کا واقعہ پیش آیا - اس وقت حضرت عبد المطلب مکہ کے سردار تھے لیکن حضرت عبد المطلب کی وفات کے بعد مکہ کی سرداری اچانک امیہ جو ابو سفیان کا باپ تھا کے ہاتھوں میں آ گئی اور بعثت نبویؐ کے وقت مکہ میں امیہ کی سرداری قائم تھی -

چنانچہ آپؐ کو عقیدہ توحید اور تبلیغ ہدایت سے روکنے کی پہلی کوشش اس سفارت کی صورت میں سامنے آئی جو حضرت ابو طالب کی خدمت میں بھیجی گئی - اس میں تمام رؤسائے قریش، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ ابو سفیان، عاص بن ہشام، ابو جہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ شریک تھے - لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عزم صمیم کی وجہ سے یہ سفارت ناکام واپس لوٹی - سرداران مکہ کی طرف سے ایک اور سفارت جو عبد اللہ بن ربیعہ اور عمرو بن عاص پر مشتمل تھی ملک حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں بھیجی گئی - تاکہ وہاں سے ان مسلمانوں کو واپس لایا جائے جو کفار کے جور و ستم سے تنگ آ کر اس عیسائی مملکت کی طرف ہجرت کر گئے تھے - (باقی)

---

## پتہ درکار ہے

مکرمہ نامرہ حمید صاحبہ زوجہ مکرم محمد حمید صاحب ساکن اے - ۶۶ فیروز پور روڈ لاہور کا موجودہ پتہ درکار ہے اگر موصیہ اس اعلان کو خود پڑھیں یا موصیہ کے کسی عزیز کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو خود دفتر تشخیص جائیداد کو فوری مطلع کریں -

(ناظم تشخیص جائیداد موصیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگاں

# مکرم عبدالمنان صاحب راشدی مرحوم

از مکرم آفتاب احمد صاحب - ربوہ

یہ چند سطور اپنے پیارے ماموں مکرم عبدالمنان راشدی صاحب ولد شیخ احمد اللہ صاحب آف نوشہرہ کے بارے میں تحریر کر رہا ہوں۔ لیکن سچ پوچھیے تو حقیقت یہ ہے کہ مرنے والے کی خداداد صلاحیتوں کا اعتراف کر رہا ہوں۔ اور اس کی خوش خلقی اور اعلیٰ تعلیمی اور ادبی صلاحیتوں کی داستان کا ایک پہلو رقم کر رہا ہوں۔ مکرم عبدالمنان صاحب راشدی کی ساری عمر یوں تو اس روائتی عروج و زوال کی داستان سے عبارت ہے جو بلاشبہ ہر اس انسان کی زندگی میں پیش آتے ہیں جو معاشرے میں اپنا نام اور مقام پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف رہتا ہے۔ چنانچہ اس پہلو سے راشدی صاحب نے ایک بہت کامیاب زندگی گزاری کہ عمر عزیز کے چونسٹھ برسوں نے زینہ بہ زینہ انہیں اس مقام پر لا کھڑا کیا کہ وہ چیپ بورڈ ہارڈ بورڈ، انڈسٹری میں ملک کے اہم فنی ماہرین میں شمار ہونے لگے۔ انہوں نے اپنے کیریئر کا آغاز یونائیٹڈ کمرشل انفارمیشن سروس میں ملازمت سے کیا۔ بعدازاں آپ کی خدمات پاکستان چیپ بورڈ فیکٹری جہلم نے حاصل کر لیں اور یوں آپ جہلم چلے آئے۔ اس طرح آپ قریباً سال بڑی محنت اور لگن سے اس ادارے میں کام کرتے رہے

۱۹۶۶ء میں جب محترم میاں بخش الٰہی صاحب مرحوم جو کریسنٹ گروپ آف انڈسٹریز کے بانی چیئرمین تھے نے فیصل آباد میں کریسنٹ بورڈز کے نام سے چیپ بورڈ ہارڈ بورڈ کا پلانٹ نصب کیا تو آپ نے اپنی خدمات کریسنٹ بورڈز لمیٹڈ فیصل آباد کے سپرد کر دیں اور پھر اپنی وفات تک بحیثیت کمرشل آفیسر اسی ادارے کے لیے کام کرتے رہے۔

راشدی صاحب ایک مہربان۔ دانشور اور علم دوست شخصیت کے مالک تھے۔ لکھنے پڑھنے سے بے انتہا لگاؤ تھا۔ روزانہ کئی اخبارات و جرائد نے برسہا برس سے باقاعدہ خریدار رہے۔ حالاتِ حاضرہ کا بغور مطالعہ اور اہم بین الاقوامی امور پہ گہری نظر رکھتے تھے قارئین پاکستان ٹائمز ان کے نام سے بخوبی واقف ہیں کیونکہ "مدیر کے نام خطوط" میں ان کے خط اکثر چھپتے رہتے تھے۔ اسی طرح اپنے دو قلمی ناموں "ابن احمد" اور "ابوشاہد" کے نام سے پاکستان ٹائمز میں مختلف مضامین چھپواتے رہتے تھے۔ انگریزی رسالے "ریویو" میں بھی اکثر ان کے خط اور مضمون چھپتے رہتے تھے یہ بھی ان کی علم دوستی اور طالبعلموں سے محبت ہی تو تھی کہ شعبہ "امداد نادار طلباء" میں ناظر صاحب تعلیم کو باقاعدگی سے اپنے عطیات بھجواتے رہتے تھے۔ ان کی شخصیت کا ایک بے انتہاء نمایاں پہلو ایک بہت بڑا حلقہ احباب ہے۔ کچھ دیلے صاحب ثروت تھے اور کچھ خدا تعالےٰ نے مہمان نوازی میں عربوں والے اوصاف ان میں ودیعت کر رکھے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ان کے گھر اکثر مہمانوں کا آنا جانا رہتا تھا۔ ان کی اہلیہ محترمہ نصرت راشدی صاحبہ ان کی اس عادت کا بہت لحاظ رکھتی تھیں۔

راشدی صاحب کی اس مہمان نوازی کی ایک وجہ ان کی ملازمت کی نوعیت بھی تھی۔ اس لیے کہ چیپ بورڈ ہارڈ بورڈ کے ڈیلر سارے پاکستان سے ان کے پاس آتے تھے انکی خوش خلقی، مہمان نوازی، روا داری، سے بے انتہا متاثر ہوتے تھے۔ ایسی ملازمتوں پہ فائز افراد بسا اوقات بہت سے دنیاوی فائدے بھی اٹھاتے ہیں۔ لیکن راشدی صاحب کی رگوں میں تو ان بزرگوں کا لہو دوڑ رہا تھا جنہوں نے احمدیت کی بے لوث خدمت کی تھی۔ تو پھر بھلا راشدی صاحب اپنی عاقبت کیسے داؤ پر لگاتے۔ یہی وجہ ہے کہ محترم میاں بخش الٰہی (مرحوم) آپ پر بیحد اعتماد کرتے تھے۔ آپ کو اپنے کام پر مکمل دسترس حاصل تھی۔ کریسنٹ بورڈز لمیٹڈ نے ہمیشہ پاکستان کی چیپ بورڈ ہارڈ بورڈ کی صنعت میں اپنی بالادستی قائم رکھی ہے۔ لیکن جب ۱۹۷۰ء کے اواخر میں ملک کے کئی ممتاز صنعت کاروں نے بھی چیپ بورڈ ہارڈ بورڈ کے پلانٹ نصب کرنے شروع کیے تو راشدی صاحب کی خدمات سے استفادہ کیا گیا۔

ایک مرتبہ کراچی کے ایک صنعت کار آپ کو پلانٹ کی خریداری کے لیے اپنے ساتھ چین بھی لیکر گئے تھے۔ آپ ایک ایماندار افسر۔ بہترین مشیر اور اعلیٰ فنی مہارت کے حامل تھے۔

محترم راشدی صاحب (مرحوم) کی ذات کی ایک نمایاں خوبی احباب جماعت اور افرادِ خاندان حضرت اقدس سے بے انتہاء محبت تھی۔ ایک تو آپ لمبا عرصہ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے ساتھ کام کرتے رہے۔ دوسرے ویلے آپ کی طبیعت میں بہت ملنساری تھی۔

آپ کی وفات پر کریسنٹ بورڈ لمیٹڈ اور کریسنٹ شوگر لمیٹڈ کے ہر فرد نے جس طرح اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور جس اپنائیت اور محبت کا تعلق ظاہر کیا وہ آپ کی ہر دلعزیزی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ہر شخص یوں سوگوار نظر آتا تھا جیسے اس کا کوئی اپنا عزیز اس دنیا سے رخصت ہو گیا ہو۔ دعا ہے اللہ تعالےٰ محترم راشدی کو اپنی جنت میں بہترین مقام سے نوازے آمین۔ اور ان کے بچوں محترم شاہد محمد راشدی آف پشاور اور محترم راشد داؤد راشدی آف سمن آباد لاہور کو اپنے والد کی بہترین روایات قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

# حقیقی مومن

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام مقدم نہ ٹھہرا دے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لیے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لیے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں اور اگر میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کوئی سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں بلکہ مجھے چاہیئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لیے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہیئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بر جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر ایک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبولِ الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا صحابت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔"

(شہادت القرآن۔ صـ۴)

(نظارت اصلاح وارشاد)

# مالی قربانی اخلاص کے مطابق پھل لاتی ہے

قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں:-

"مومن کی قربانی اس بیج کی طرح ہے جو کہ پھلتا پھولتا اور بار بار پھل لاتا ہے اگر ایک شخص اخلاص کے ساتھ "تحریک جدید" میں حصہ لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ آئندہ سال اسے پہلے سے زیادہ قربانی کی توفیق ملے۔"

اللہ تعالےٰ ہم سب کو نئے تقاضوں کے پیش نظر بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(وکیل المال اوّل)

# پیارے اطفال بھائیو

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے تیسرے مظہر فرماتے ہیں:-

پیارے بچو!

بڑے ہو کر آپ نے قوموں کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالنی ہے اس لئے ضروری ہے کہ آپ اسی عمر میں دین کی باتیں سیکھیں اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اپنے دلوں میں پیدا کریں۔"

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# نماز باجماعت اور انصار اللہ

## انصار اللہ سے خصوصی خطاب کی وجہ:

سیدنا حضرت فضل عمر کا یہ ارشاد انصار اللہ سے خصوصی خطاب کا باعث ہوا ہے۔ فرمایا:۔

"جب احمدیت کی غرض یہی ہے کہ بندے اور خدا کا تعلق درست ہو جائے تو ایسی عمر میں اور عمر کے ایسے حصہ میں جس قدر احساس ایک مومن کو ہونا چاہیئے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔"

(الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۴۳ء)

## ارشاد باری تعالیٰ:

"حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ○" (سورۃ البقرہ: ۲۴۳)

(ترجمہ:) تم تمام نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کا پورا پورا خیال رکھو اور اللہ تعالیٰ کے لئے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔"

انصار اپنی عمر کے اعتبار سے نہ صرف خود بلکہ اپنے ماحول میں بھی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں

## آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد:

نماز ان حقوق اللہ میں سے ہے جس کا محاسبہ قیامت کے دن سب سے پہلے ہوگا جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"ان اول ما یحاسب بہ العبد الصلوٰۃ"

(کنز العمال)

(ترجمہ) بندے سے جس چیز کا حساب سب سے پہلے لیا جائے گا وہ نماز ہے۔

## نماز باجماعت کی فضیلت:

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

"صلوٰۃ الجماعۃ تفضل علی صلوٰۃ الرجل وحدہ بسبع و عشرین درجۃ" (ترمذی)

(ترجمہ) نماز باجماعت اکیلے آدمی کی نماز پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے۔

## ارشاد حضرت بانی سلسلہ:

کشتی نوح میں حضور فرماتے ہیں:۔

"سو اپنی پنجوقتہ نماز کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو..... جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

## ارشاد حضرت فضل عمر:

فرمایا:۔

"اقامت صلوٰۃ سے مراد باجماعت نماز ادا کرنا ہے۔ یوں اقامت الصلوٰۃ کے یہ بھی معنے ہوتے ہیں کہ تمہارا صرف یہی فرض نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ تم جماعت کے ساتھ نماز پڑھو۔"

(تفسیر کبیر جلد اول جز اول صفحہ ۱۰۶)

## ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ:

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۸۳ء مندرجہ الفضل مورخہ ۲۰ جون ۱۹۸۳ء میں جس اچھوتے رنگ میں نماز باجماعت کی تلقین فرمائی ہے وہ انصار کی بھرپور توجہ چاہتی ہے۔ فرمایا:۔

"ہمیں اپنے نظام میں لازماً یہ بات داخل کرنی پڑے گی کہ سارا نظام بیدار ہو کر وقتاً فوقتاً نمازوں کی طرف توجہ دلائے۔ ساری جماعت کو جھنجھوڑ دے اور بیدار کر دے اور اسے بتائے کہ نمازوں کے بغیر تم زندہ نہیں ہو اور نہ ہی زندہ رہ سکتے ہو..... یہی وجہ ہے کہ میں نے آغاز..... میں ہی آج سے تقریباً چھ ماہ پہلے تمام انجمنوں کو جن میں مرکزی انجمنیں بھی شامل تھیں اور ذیلی انجمنیں بھی شامل تھیں اکٹھا کر کے جو بنیادی ہدایت دی یہ تھی کہ نماز کی حفاظت جس کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی ہے۔ ہمارا اولین فرض ہے۔"

---

بالا ارشادات کی روشنی میں انصار بھائیوں کا فرض ہے کہ حلقہ وار نماز باجماعت کا اہتمام کریں اور نماز باجماعت کی ہر ممکن حفاظت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید بخشے! (آمین)

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

---

# قائدین خدام الاحمدیہ و ناظمین انصار اللہ توجہ فرمائیں

ایک بار پھر بطور یاددہانی آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ لیکن گزشتہ سال ۱۹۸۳ء کی نسبت اس سال ابھی تک بہت کم درخواستیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے موصول ہوئی ہیں اور ان میں سے بھی بعض کی طرف سے نتیجہ میٹرک کی اطلاع دفتر ہذا کو نہیں ملی۔

گزشتہ سال ۱۹۸۳ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۵ پاکستانی طالب علم جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے منتخب ہوئے تھے۔ ہر سال سلسلہ کی ضرورت کے پیش نظر اس سال اس سے زیادہ داخل ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

امید ہے آپ ازراہ مہربانی اپنے حلقہ کے میٹرک، ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس ذہین ہونہار دین کی خدمت کا شغف رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک کی طرف خصوصی توجہ فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوانے کی کوشش فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ ۲۷ اگست ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔ لیکن درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی وساطت سے ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء تک وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ پرسنٹ) ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس کے لئے عمر اس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے سلسلہ کی مقبول خدمت کی توفیق ہمیشہ عطا فرماتا رہے اور ہم سب کی حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔

(وکیل الدیوان)

---

# اعلان دار القضاء

مکرم حمید اللہ، سلیم اللہ، صفی اللہ پسران مکرم غلام قادر صاحب مرحوم نے درخواست دی ہے کہ والد مرحوم کے نام جو قطعہ ۱۶/۱۰ محلہ دار النصر الاٹ شدہ ہے ہمارے نام منتقل کیا جائے۔

قطعہ مذکورہ درخواست کنندگان کے نام انتقال کیا جانے پر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دیں۔ اسماء ورثاء۔

۱۔ حمید اللہ ولد غلام قادر مرحوم رقبہ چار مرلہ
۲۔ سلیم اللہ " " " " " "
۳۔ صفی اللہ " " " " " پانچ مرلہ

(ناظم دار القضاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مفلس کون ہے؟

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال (ثانی) ربوہ

انسان طبعاً خوشحالی امن اور سکون چاہتا ہے۔ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کا رہن سہن کھانا پینا اور لباس اچھا ہو اور روزمرہ کی ضروریات باحسن پوری ہوتی رہیں۔ اسی غرض سے وہ صبح و شام محنت اور مزدوری کر کے اپنی حالت بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے اور جب اس کی حالت اچھی ہو جائے تو ایک گونہ خوشی محسوس کرتا ہے۔ یوں تو جس کی مالی حالت کمزور ہو وہ بڑی مشکل میں ہوتا ہے لیکن جس نے محنت اور اچھے عمل سے اچھا وقت پایا ہو اگر وہ اپنی غفلت کوتاہی حماقت یا غلط عمل سے اپنا نقصان کر بیٹھے اور نہ صرف یہ کہ اس کا سرمایہ جاتا رہے بلکہ وہ مقروض ہو جائے ایسے شخص کی حالت زیادہ قابلِ رحم ہوتی ہے اور کوئی بھی نہیں چاہتا کہ فراخی کے بعد تنگدستی میں مبتلا ہو۔

اس زندگی کی بدحالی اور تنگدستی سے زیادہ تکلیف دہ اخروی زندگی کی مفلسی ہے کہ جو وہاں مفلس ہوا اس کے لئے تو رسوائی ہی رسوائی ہے۔ پس جسے آخرت کا یقین ہے وہ کبھی بھی نہیں یہ چاہے گا کہ اگلے جہان میں وہ مفلس ہو۔ مفلس کون ہے؟ اس بارہ میں ہمارے سید و مولا امام الاصفیاء والاتقیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی و امی) کی ایک حدیث صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے جو ذیل میں درج ہے:۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا: اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ: اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَیَاْتِیْ وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یَّقْضِیَ مَا عَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم ص ۱۸۵ ج ۲)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ ہم نے عرض کیا جس کے پاس نہ روپیہ ہو نہ سامان۔ حضورؐ نے فرمایا میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ جیسے اعمال لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا اور کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا یا کسی کو مارا ہوگا۔ پس ان مظلوموں کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی یہاں تک کہ اگر ان کے حقوق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیئے جائیں گے اور اس طرح جنت کی بجائے اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ یہی شخص دراصل مفلس ہے۔

## اعلان

برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ بارشوں کی وجہ سے بعض مکانات اور دیواریں گر جاتی ہیں اور بعض احباب بیمار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے تمام ناظمین اضلاع انصار اللہ و زعماء صاحبان مجالس انصار اللہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان الفضل اخبار درخواست ہے کہ ان مصیبت زدہ احباب احمدی ہوں یا غیر از جماعت ان کی ہر ممکن امداد فرما دیں۔ نیز طبی امداد بھی فراہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں اور اپنی ماہوار رپورٹ میں ذکر کر کے ممنون فرمائیں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

## تارک نماز کو ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی

قدرت ثانیہ کے دو مرے مظہر فرماتے ہیں:۔

- جس وقت کوئی شخص کسی نماز کو چھوڑتا ہے اسی وقت وہ احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ (الفضل ۷ جون ۱۹۴۲ء)
- جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ اسے پیش آ جائے گا جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا اور اس طرح وہ بے ایمان ہو کر مرے گا۔ (الفضل ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء)

(شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## مثالی وقار عمل

مجالس اطفال مورخہ ۱۰ اگست بروز جمعۃ المبارک ایک مثالی وقار عمل منعقد کریں۔ اس کے لئے مناسب جگہ کا انتخاب کریں۔ وقار عمل کے بعد اس کی رپورٹ جلد ارسال فرما دیں۔

(سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

## محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۱) | مکرم انور احمد صاحب عباسی | دارالصدر غربی ربوہ | ۵۰۰ روپے |
| (۲) | " چوہدری رشید احمد صاحب | " " | ۵۰۰ " |
| (۳) | " صلاح الدین صاحب | " جنوبی | ۵۰۰ " |
| (۴) | " میاں لطیف احمد صاحب | دارالصدر شمالی | ۵۰۰ " |
| (۵) | مکرمہ نمود سحر بنت چوہدری بشیر احمد صاحب | " | ۵۰۰ " |
| (۶) | مکرم محمد اصغر صاحب سندھی | دارالفضل | ۵۱۰ " |
| (۷) | " چوہدری محمد شفیق صاحب معہ اہل و عیال | دارالرحمت شرقی | ۵۵۰ " |
| (۸) | " ٹھیکیدار محمد عبداللہ صاحب | " | ۶۰۰ " |
| (۹) | " چوہدری بشیر احمد صاحب ولد چوہدری امیر احمد صاحب | " | ۶۰۰ " |
| (۱۰) | " ڈاکٹر محمد شریف صاحب اقصیٰ روڈ | " | ۷۰۰ " |
| (۱۱) | " حاجی عبدالغفور صاحب ابن مکرم الحاج عبدالسمیع | " | ۵۰۰ " |
| (۱۲) | " چوہدری فتح محمد صاحب ریٹائرڈ ایکسائز انسپکٹر | دارالرحمت وسطی۔ ربوہ | ۸۰۰ " |
| (۱۳) | " سید سلطان محمود صاحب شاہد | " | ۶۰۰ " |
| (۱۴) | " چوہدری فرزند علی صاحب | " غربی | ۶۰۰ " |
| (۱۵) | " محمد حنیف صاحب بھٹی معہ اہل و عیال | " | ۵۵۰ " |
| (۱۶) | " سیٹھ محمد الدین صاحب کریانہ سٹور | " | ۵۱۰ " |
| (۱۷) | " ملک عبدالمجید صاحب آئرن سٹور | " | ۵۱۰ " |
| (۱۸) | مکرمہ سعیدہ احسن صاحبہ لیکچرار | " | ۵۲۰ " |
| (۱۹) | مکرم امتیاز احمد صاحب راجیکی | " | ۵۵۰ " |
| (۲۰) | " ماسٹر محمد ایوب شاہ صاحب | " | ۶۰۰ " |
| (۲۱) | " ڈاکٹر رشید احمد صاحب | " | ۵۵۰ " |
| (۲۲) | " بشیر احمد صاحب سیفی | " | ۶۰۰ " |
| (۲۳) | " عطاء المنان صاحب برادر اصغر مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم | دارالرحمت غربی | ۵۰۵ " |

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ربوہ میں پہلے سوئمنگ پول کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا

## مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ نے پہلی اینٹ بنیاد میں رکھی:

ربوہ - ۲۸ جولائی / وفا - آج صبح ۱۱ بجے فیکٹری ایریا میں مجلس صحت کے تحت تعمیر ہونے والے پہلے سوئمنگ پول کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔ اس سوئمنگ پول پر ۲۰ لاکھ روپے لاگت آئے گی اور انشاء اللہ اسی سال دسمبر تک مکمل ہو جائے۔

سوئمنگ پول کا سنگِ بنیاد رکھتے وقت مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ نے وہ اینٹ بنیاد میں رکھی جس پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کی ہوئی تھی۔ بعد ازاں مکرم صوفی صاحب نے دعا کروائی۔ اس موقع پر وکلاء تحریک جدید، ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ اور راولپنڈی سے آئے ہوئے دو ماہر انجینئر بھی موجود تھے۔

فیکٹری ایریا میں ریلوے روڈ سے ملحق اس سوئمنگ پول کی تعمیر کی نگرانی "ادارہ تعمیر مرکزی" کر رہا ہے۔ یہ سوئمنگ پول ۱۶۴ فٹ لمبا اور ۶۹ فٹ چوڑا ہوگا جس کی گہرائی ۴ سے ۱۲½ فٹ تک ہوگی۔ یہ پول بین الاقوامی معیار کا ہوگا اور اس کو تیراکی اور واٹر پولو کے لئے استعمال کیا جا سکے گا۔

بتایا گیا ہے کہ اس سوئمنگ پول میں ۶ لاکھ گیلن پانی کی گنجائش ہوگی اور سرکولیشن کے ذریعہ ہر روز اس کا ایک چوتھائی پانی (۱½ لاکھ گیلن) تبدیل کیا جا سکے گا اور یہ فاضل پانی درختوں کی سیرابی کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ اس سوئمنگ پول کے لئے پانی کی فراہمی ٹیوب ویل کے ذریعہ ہوگی۔

## ربوہ کو خوبصورت بنائیں

اپنے پیارے امام کی مبارک خواہش کی تکمیل میں ربوہ کو سرسبز و شاداب بنانے کی تحریک میں بھرپور حصہ لیں اور اس برسات کے موسم سے کما حقہٗ فائدہ اٹھائیں۔ (گلشن احمد نرسری) سے پودوں کی درج ذیل اقسام ارزاں قیمت پر دستیاب ہیں:

شیشم، سرس، سفیدہ، جامن، کنو، کنیر، سیمل، سکھ چین، ایپل ایپل، گڑھل، نیم، بکین، انجیر، توت، انار وغیرہ۔

صدرانِ کرام محلہ اور زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ یکم اگست تا ۱۵ ستمبر اپنے اپنے محلہ میں فعال اور مؤثر سعی کے ذریعہ گھروں، گلیوں اور ماحول میں ایک ترتیب کے ساتھ پودے لگائیں۔ تا ربوہ سرسبزی و شادابی کے لحاظ سے ایک معیاری شہر قرار پائے۔

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

## بخات کیلئے اعلان

شعبہ مال کے نوماہی جائزہ سے معلوم ہوا ہے کہ بہت کم بخات کی طرف سے چندہ اجتماع بخہ اور ممبری ناصرات موصول ہوا ہے۔ براہ کرم تمام ایسی بخات جنہوں نے ابھی تک یہ چندہ جات نہیں بھجوائے۔ اس طرف خصوصی توجہ دے کر جلد از جلد مرکز بھجوانے کی کوشش کریں تا جلد بجٹ پورا کیا جا سکے۔ (سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

## ولادت

خاکسار کی بیٹی عزیزہ نصرت جہاں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور نے نومولود کا نام نصر احمد رکھا ہے۔ نومولود عزیزم آغا انس ناصر احمد خان کا بیٹا ہے اور مکرم آغا رشید احمد صاحب آف کوئٹہ کا پوتا ہے احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صاحبِ دین و قسمت اور عمر اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے۔ آمین:

(عبداللطیف ستکوہی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور)

# امریکی وظائف برائے غیر ملکی طلباء

امریکن سکالرشپس کلچر سنٹر ایسے وظائف کے لئے درخواست فارم وصول کر رہا ہے جو امریکی یونیورسٹیوں، کالجوں اور اداروں کی جانب سے دیئے جاتے ہیں۔ یہ وظائف گریجوایٹس اور انڈر گریجوایٹس کے لئے دستیاب ہیں۔ اہم مضامین یہ ہیں:-

میڈیسن، سائنس، انجینئرنگ، ایگریکلچر، بزنس، لاء، آرٹس، اکنامکس،

درخواست دینے اور درخواست فارم و مزید معلومات حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے اپنا نام اور پتہ درج ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

AMERICAN SCHOLARSHIPS CULTURE CENTRE
P.O. Box 23931, SAN JOSE
CALIFORNIA 95153 (U.S.A.)

تمام خط و کتابت صاف اور واضح انگریزی زبان میں لکھی جائے۔

(بحوالہ روزنامہ "نوائے وقت" ۱۵ جولائی ۱۹۸۴ء)

# مالی قربانی کے لئے آگے بڑھو!

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں:-

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنا مال اور اپنی عزت اور اپنی ہر چیز سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے مالی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو"۔ (وکیل المال اوّل)

# بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی میں داخلہ

بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی میں ایم اے / ایم ایس سی کے سال اوّل کے داخلے ۱۶ جولائی سے شروع ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۷ اگست ہے۔ جو طلباء و طالبات داخلہ لینے کے خواہشمند ہوں وہ مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ۷ اگست تک فارم جمع کروا دیں:-

فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی، اردو، انگلش، شماریات، پولیٹیکل سائنس، ہسٹری، فارمیسی، ایم بی اے، اسلامیات، اکنامکس،

اور اپنے ساتھ مندرجہ ذیل اسناد کی تین تین فوٹو کاپیاں (مصدقہ) لیتے آئیں۔ میٹرک، ایف اے، بی اے، این سی سی، ڈومیسائل، میڈیکل سرٹیفکیٹ، کیریکٹر سرٹیفکیٹ،

مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں:-

فیض الحق قمر
شعبہ ریاضی کمرہ ۷۲/۹ ابوبکر ہال۔ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان)

## درخواست دعا

میرے بڑے لڑکے عزیز سلطان احمد سلمہ کے ناک کا اپریشن مورخہ ۲۹/۷/۸۴ کو سول ہسپتال فیصل آباد میں ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر نے کہا ہے کہ چند روز کے بعد گلے کا اپریشن بھی کرنا ضروری ہے۔ عزیز کے اس اپریشن کی کامیابی کے لیے اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمود احمد سعید فاضل واقفِ زندگی دارالصدر جنوبی ربوہ)


حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷ اگست

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے

منیجر دواخانہ حکیم نظام جان کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ، فون: 558



fly the British way
We'll take more care of you.

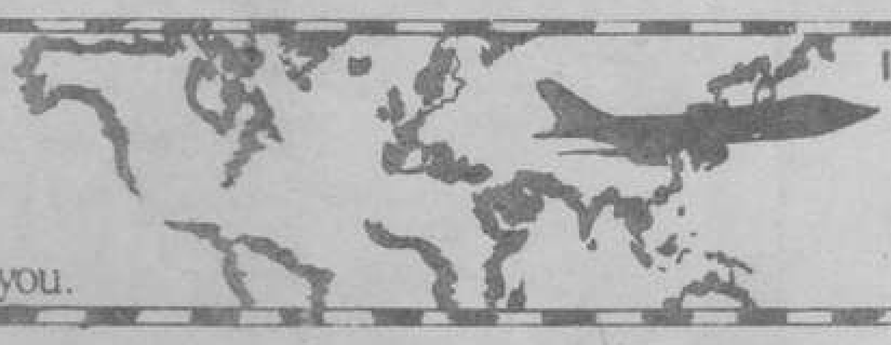

INFORMATION OFFICE PHONE : 493
British airways
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.